

## سازش اور سازشی

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم. واقسموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءهم نذير ليكونن اهدى من احدى الامم فلما جاءهم نذير استكبروا في الارض ومكروا السيفي ولا يحق المكر السوء الا باهله فهل ينظرون الا سنت الاولين فلن تجد لسنت الله تبديلا ولن تجد لسنت الله تحويلا (فاطر: ۳۳، ۳۴)

اور یہ کافر (بخیر کے آنے سے پہلے) تو بڑے زور کی تمسیر کھایا کرتے تھے کہ ان کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی ڈرانے والا بخیر آیا تو وہ کوئی بھی امت ہو اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ پر چلیں گے بجز ڈرانے والا (بخیر) ان کے پاس آن پہنچا تو ان فرستہ کی بڑھ گئی گئے زمین میں گئی مارنے اور بڑے بڑے فریب کرنے اور (بے نیکی جانتے) ہر فریب فریب کرنے والے پر ہی ات جاتا ہے۔ پھر اب وہ (اللہ کے) اس بڑاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے کافروں کے ساتھ ہوتا رہا۔ (عذاب اترا) تو (اپنے پیغمبر ﷺ) اللہ کا بڑاؤ (طریقہ، قانون، قاعدہ) آپ پر گزرتا ہوا ہے کیا تم نے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ (بڑاؤ) لگتا ہوا کیا تم نے۔

اس جہان میں ہر آدمی دوسرے کیلئے یا تو اچھے جذبات رکھتا ہوگا۔ اس سے خیر خواہی ہوگی۔ اسے پہلتا چھوٹا اور ترقی کرتا ہوا دیکھ کر خوش ہوگا اور یا پھر وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں دیکھ کر جل جہنم جانیگا۔ اب اگر وہ دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول برداشت نہیں کر سکتا تو پھر اگر اسے طاقت ہے تو کوئی نہ کوئی سازش کریگا کہ جس کی وجہ سے وہ اس نعمت سے محروم ہو جائے۔ یا کم از کم وہ اس نعمت سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تو اسے عرف عام میں سازش کہا جائے گا اور جو شخص بھی کسی دوسرے کے بارے میں کوئی ایسی سازش تیار کریگا تو اللہ تعالیٰ کا قانون اور فیصلہ ہے کہ وہ سازش کرنے والا خود ہی اس بری سازش کا شکار ہو جائیگا اگر اس دنیا میں وہی وبال اس پر نہیں آئیگا تو قیامت کے دن یہ بتنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ہی وہ اس سازش کا شکار ہو جائے جیسا کہ ایک فارسی ضرب المثل مشہور ہے، چاہے کڑا چاہے درویش، کہ جو کسی دوسرے کیلئے کڑا کھاتا ہوگا وہ خود ہی اس میں گرفتار ہے۔

ایک دفعہ ابو جہل نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا پروگرام اس طرح ترتیب دیا کہ آپ کے راستے میں بہت بڑا گڑھا کھدوا کر اس پر چاروںہل دیں کہ آپ مدت کے اندر جہرے میں مسجد میں آئیں گے تو اس میں گر جائیں گے اور قریبی مکانوں پر کچھ لوگوں کو پتھر سے کہ بٹھار دیا کہ جب آپ ﷺ کے گرنے کی آواز آئے اوپر سے یہ پتھر برسا دینا اور یہ بھی خیال رکھنا کہ وہ (محمد ﷺ) جب پتھر برس رہے ہوں گے تو آوازیں دے گا کہ میں تمہارا سردار ابو جہل ہوں مگر آپ نے اس کی کوئی بات نہیں سنی۔ اب خدا کا کارنا ایسا ہوا کہ صبح جب رسول اللہ ﷺ منہ اندھیرے بیت اللہ طرف تشریف لائے تو اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے اٹھا کر آپ کو اس گڑھے سے پارا تار دیا مگر اس کے بعد جب رشتہ جھیلی تو ابو جہل یہ خیال کر کے محمد ﷺ قتل ہو چکے ہوں گے یا ابھی ان پر پتھر برس رہے ہونگے میں جا کر نظارہ کرتا ہوں اس گڑھے کی طرف آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بھلا دیا کہ یہاں میں نے گڑھا کھی کھدوایا تھا اور چلتے چلتے اس گڑھے میں گر گیا اب جن کی ذیوبی تمہیں نے پتھر برسا تشریح کر دئے تو یہ شور مچا رہا ہے کہ میں تمہارا سردار ابو جہل ہوں مگر وہ کہتے ہیں کہ ہاں اب تو نے یہی کہا ہے یہ تو تمہیں رات کو ہی بتا دیا گیا کہ جب مار پڑے گی تو تم جان چمانے کیلئے یہی طریقہ اختیار کر دو گے۔

برادران اسلام!! خود کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی کس قدر حق ہے کہ جو کسی دوسرے کیلئے برا منصوبہ، بری سازش تیار کرتا ہے وہ خود ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کسی دوسرے کے متعلق ایسا پروگرام، منصوبہ اور سازش کو نہ کرنے سے بچیں جس سے اس کا کسی قسم کا نقصان ہونے کا خدشہ ہوتا کہ ہم خود اس نقصان سے بچ سکیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ میرا فیصلہ نہ تو تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیا د آخرت کے نقصان سے محفوظ فرمائے آمین ختم آمین۔

## خیر خواہی

عن تمیم الداری ان النبی ﷺ قال الدین النصیحة قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولانمة المسلمین وعامتهم (مسلم - ۵۴/۱، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، دین نصیحت (خیر خواہی) کا نام ہے ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کس کی خیر خواہی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ کے رسول ﷺ مسلمانوں کے امام (علماء، امراء) اور عام مسلمانوں کیلئے۔

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے جس میں ہر کسی کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔ انہی میں سے ہر مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کی خیر خواہی بھی ہے اور اس کی اتنی اہمیت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاں نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی بیعت لیتے تھے وہاں آپ ﷺ نے ہم سے عام مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے پر بھی بیعت لی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اسی خیر خواہی کو دین قرار دیا ہے تبھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی کسی دوسرے کی خیر خواہی کرنے کی بجائے، اسے تکلیف دیتا ہے خواہ ہاتھ سے ہو یا زبان سے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے خیر خواہی کے نہ صرف کہ جذبات رکھیں بلکہ ہر موقع پر دوسروں کی خیر خواہی کریں اگر کوئی شرک و بدعت والا عقیدہ رکھتا ہے۔ تو اس سے خیر خواہی کرتے ہوئے اس کی اصلاح کریں تاکہ وہ آخرت کے دن والے دائمی عذاب سے بچ سکے۔ اگر کوئی گناہ کا کام کر رہا ہے تو اس کو سمجھائیں گناہوں کے نقصانات سے آگاہ کریں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کا مستحق نہ ٹھہرے۔ اسی طرح اگر کوئی بھائی دنیا داری کے کسی معاملہ میں غلطی کر رہا ہے کہ جس کی وجہ سے دنیاوی لحاظ سے اس کا نقصان ہو سکتا ہے تو یہ ہر گز نہ سوچئے کہ چلو مجھے کیا ہے؟ اسی کا نقصان ہوگا یا اس کو تکلیف پہنچے گی بلکہ آگے بڑھ کر فوراً اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے اس کی راہنمائی کیجئے تاکہ آپ کا مسلمان بھائی پریشانی سے بچ سکے اور آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کے حقدار بن جاؤ گے یہ نا صرف کہ آپ کے لئے مفید ہے بلکہ ذمہ داری بھی ہے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔